"ابا، اماں! آپ دونوں میرے ساتھ آنا! مجھے خوف ہو جائے گی۔"
فارسط نے اپنی والدین سے کہی۔
"خوف زدہ نہ ہو لاڈلی! ہم آپ کی ساتھ رہیں گے"۔
فارسا اپنی والدین الطاف اور آسفہ سے باتیں کر رہی ہے۔
وہ ایک بار پھر نئی خریدی کتابوں، رنگیں چنری اور نئی
یونیفارم کے خوشبو سے لطف اندوز ہو کر وہ بستر پر گئی۔
"دیکھو وہ سکول جانے کے لیے کتنی بے چین ہے۔" آسفہ نے کہا۔
"ساری وقت سکول جانے کے بارے میں بات کرتی ہے"
الطاف بھی اسے اتفاق کی۔
وہ دونوں اس کے لیے جی رہے ہیں۔
فارسا وقت کے ساتھ بڑھتی گئی۔ ہوشیار اور ذہانت
سے وہ ہر ایک کو حیران کی۔ ہر امتحان میں اول
نمبر کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ نصابی اور غیر نصابی
سرگرمیاں میں وہ ظاہر تھی۔ اول نمبر کے ساتھ میٹرک
پاس کی۔
"ابا! مجھے ان اس اس میں سلکشن ملی"۔
اعلیٰ ثانوی میں پڑھتے وقت اس نے خوش الظہار کی۔
"مبارک باد لاڈلی"۔
اباجان بہت خوشی سے کہا۔

"کیا۔ آسمان کی وسعت میں ستارے چمکتی تھی گویا اس نے اپنی اسکول میں اوّل نمبر کے ساتھ جیت پائی فارسہ کو مبارک باد کرتی ہے۔ ہلکی ہوا چلی۔ اس کی دل خوشی میں ڈوبا۔ کیونکی وہ اس کی جیت کے پہلی قدم تھا۔

"کیا آپ میرے لیے کچھ کتابوں جمع کر سکتے ہے؟"

وہ کتابوں کی ایک فہرست دے دی۔

تھوڑی ہی مدت میں بڑی تعداد میں کتابوں پڑھیں۔

علم اور تجربہ حاصل کی۔

ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائی۔ غریب نیچے تلے اور کمزور کے لیے قلم اٹھائی۔

"آج سکول میں سول سروس کے متعلق واقفیت کا کلاس تھی"۔

"آئی۔آئی۔ٹی۔ اٹس کی داخلہ امتحان لکھنے کا کیا ہوگا؟"

"بہت اچھا اپشن ہے"۔

"بہترین اور محفوظ ترین کیمپس"

"لھذا میں پورا کوشش کرونگی"۔

بیوی اور والدین کی درمیان بات چیت ہوتی رہی۔

نتیجہ آئے تو وہ ٹاپر تھی۔

وہ ایک فنتکار کی طور پر قوم کے سامنے کھڑی ہوئی۔
اسے یونگا کی جیسے ہزاروں ستارے اس کی کامیابی کے
تعریف کرتی رہی ہے۔

اس نے ایک سنہری مستقبل کو دھاگے باندنے کی امنگوں
سے اعلی تعلیمی اداروں میں قدم رکھی۔
وہاں بھی چوڑی پر پہنچنے کے لیے وہ سخت محنت کی۔
بہت سے شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کو مظاہرہ کی۔

لیکن ذات پات اور مذہبی امتیازی کی شکل میں
زہریلے سانپوں نے مختلف غاروں سے سر اٹھائی۔
اسکو حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے کئی طریقوں سے
اسے طعنہ دیا گیا۔

سب سے ~~بڑی~~ اعلی تعلیمی اداروں میں بھی ایسے بد سلوک
ہوا تو سب ختم ہو گیا۔ اس کی لاش ہاسٹل کے کمرے
میں ملی۔

"اسا کے مبنیر، خود کشی، ادارہ جاتی امتیازی سلوک، مذہبی
امتیازی اور نسل پرستی کی شکار ہو گئی۔"

"اعلی تعلیمی اداروں کو پسماندہ طبقات کے طلبہ کے لیے قبرستان بن رہی ہے۔"

"فارسا کو ایک گیس چیمبر میں قتل کر دیا گیا جہاں نفرت کو گیس کی طور پر استعمال کیا جاتا۔"

"پسماندہ طبقات کے کوئی تمام رکاوٹوں کو پار کر کے اعلی تعلیمی اداروں میں ہوا تو وہاں بھی ناخوشگوار حالات میں رہتے ہے۔"

"یہ ایک طلبہ کی خودکشی نہیں ہے بلکہ ایک کمیونٹی کے امنگوں کی خودکشی ہے۔"

"ایسے واقعات سے مستقبل میں پسماندہ طبقات کے لڑکیاں اعلی تعلیمی اداروں کے سامنے جانے کو گھبرائیں گے"

اخبار میں اس قسم کی خبر پڑھ کر اماں بھارت کی آنکھوں سے درد کی آنسو بہنے لگی۔

ایسا خوف ناک اور دردناک واقع سن کر وہ اسکی سینے پر ہاتھ رکھی۔ اسے دم گھٹنا محسوس ہوگی۔

"میری بچوں کو کیا ہوا؟ زہریلے سانپوں چاروں طرف ہے۔ بیٹا اپنا خیال رکھنا۔"

پھوٹ پھوٹ کر کے وہ رونے لگی۔

"میرا نام اور میری شناخت میرے لیے مسئلہ بن گئی ہے"۔
آخر جملہ پڑھتے تو اماں بھارت کی منہ سے زور سے
ایک چیخ اٹھا اور کچھ ہی دیر میں وہ بے ہوش ہو
کر گر پڑی ۔

ناانصافی، مذہبی امتیازی اور فخر کے زہریلی آندھی
ابھی بھی چل رہا تھا۔